ملّا واحدی

عارف ہسوی

۱۹۱۵ء کی بات ہے حکیم اجمل خاں کو خیال ہوا کہ اپنے اکلوتے بیٹے جمیل خاں کی انگریزی تعلیم کا کچھ بندوبست کرنا چاہئیے ۔ حکیم صاحب کے خاندان کا کوئی لڑکا اس زمانے تک انگریزی مدرسوں میں داخل نہیں کیا گیا تھا ۔ حکیم صاحب نے یہ وضع باقی رکھی اور بیٹے اور خاندان کے لیے خود مدرسہ کھول دیا ۔ مولانا ابوالکلام آزاد کے مشورے سے نیاز فتحپوری اس مدرسے کے کرتا دھرتا بنائے گئے ۔ مجھ سے نیاز صاحب کی ملاقات تھی ۔ مدرسے کا کام انجام دے کر باقی وقت وہ میرے ساتھ گزارتے تھے ۔ چھ ماہ بعد انہوں نے غریب خانے کے قریب ایک مکان کرائے پر لے لیا ۔ اور بیوی بچوں کو بُلا لیا ۔ اور مولانا عارف ہسوی نیاز صاحب کے بیوی بچوں کو پہنچانے فتح پور ہسوہ سے دلّی آئے ۔ میں اپنے دفتر کے کمرے میں بیٹھا خواجہ فضل احمد شیدا سے باتیں کر رہا تھا کہ عارف صاحب وارد ہوئے اور فرمایا " میرا نام عارف ہے ۔ نیاز صاحب کے بیوی بچے باہر تانگے میں ہیں کسی سے کہئیے کہ نیاز صاحب کا گھر بتا دے "

نیاز صاحب اپنے میرے ہاں رہتے تو نہ تھے لیکن شام کی نشست غریب خانے پر جاری تھی ۔ نیاز صاحب دلّی میں بس ایک سال پورا کرنے پائے تھے کہ ریاست بھوپال کی نوکری مل گئی ۔ ملک حبیب احمد بھوپال کی بیگم کے پرائیویٹ سیکرٹری تھے ۔ اچھی نوکری کے علاوہ ملک صاحب میں بڑی کشش تھی ۔ دونوں کششوں نے نیاز صاحب سے دلّی چھڑا دی ۔ جانے لگے تو عارف صاحب سے پوچھا کہ بھوپال کا قصد ہے یا دلّی میں رہئے گا ؟ عارف صاحب نیاز صاحب کے خاص الخاص دوستوں میں تھے ۔ ہسوہ جس طرح فتحپور کے نام کا جزو ہے ، خالی فتح پور کے